سوال

(133)شعبہ حفظ کے طلبہ کو اَعلم واَقرأ کی موجود میں امام بنانا جائز ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شعبہ حفظ کے طلبہ کو اَعلم واَقرأ کی موجود میں امام بنانا جائز ہے یا نہیں ؟ جب کہ اس سے ان کی جھجک کو دور اور ان میں امامت کی لیاقت وصلاحیت پیدا کرنا مقصود ہو ؟ (عبدالرؤف خان جھنڈا نگر بستی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درجہ حافظہ کے یہ طلبہ اگر نابالغ ہیں ، تو اگرچہ فرائض میں نابالغ کی امامت بالغ مقتدیوں کے حق میں درست ہے ، لیکن بالغ اقرا واعلم کے ہونے ہوئے ان کی امامت بنانا درست نہیں ، حضرت عمرو بن سلمہ کو سات برس کی عمر میں ، ان کے اقراء ہونے کی بنا پر امام فرائض بنایا گیا تھا واذلیس فلیس اوران طلبہ کے بالغ ہونے کی صورت میں اقرا واعلم کے ہوتے ہوئے محض ان کی جھجک دور کرنے اوران میں امامت کی لیاقت وصلاحیت پیدا کرنے کے لیے ان کو امام بنانا ''یوم القوم اقراھم ،، کے خلاف ہے ،جن احادیث سے مفضول کی امامت ثابت ہوتی ہے وہ فاضل کی عدم موجودگی کا واقعہ ہے جیسے : امامت ابوبکر آں حضرت ﷺ کی مرض الموت میں ، یا بوقت مصالحت فیما بین اہل قبا ، یا امامت عبدالرحمن بن عوف ۔ (محدث دہلی 1942)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 230